پیسے کی بربادی پر عالم ارواح میں ہیجان

روحوں کی آواز

محمد مختار صاحب آزاد

۸/۱۱۲
مسعودات

حسبِ فرمائش
محمد یسین صاحب قریشی و قاضی ذاکر حسین صاحب مالکان اتحادی برادرس

مطبوعہ ... پریس بریلی باہتمام ...

اعتراف

میں ان تمام خیالات پریشان کو جو مخلص صلاح قوم کے جذبے سے متاثر ہو کر افسانہ کی شکل میں مرتب کیے ہیں محب محترم جناب شیخ ریاض الکریم صاحب کیفی عرف پیارے میاں رئیس شہر کہنہ بریلی جن کی خاموش اور بے لوث قومی خدمات سے شہر کا بچہ بچہ واقف ہے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔ میرے نزدیک اعتراف خدمات کا یہ بہترین طریقہ ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار محمد مختار۔ آزاد

روحوں کی آواز

(۱)

جسم فانی ہے۔ اسے قیام نہیں۔ مرنے کے بعد ہر ایک عنصر علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہے لیکن روح ابدی ہے، غیر فانی ہے اور کبھی فنا نہیں ہوتی۔ جسم کے فنا ہونے کے بعد روح عالم ارواح میں جاتی ہے اور اپنے ہر عزیز اور اپنے دوست کی خوشی اور مسرت کو محسوس کرتی ہے۔ اور رنج و الم سے متاثر ہو کر بارگاہ ایزدی سے اجازت طلب کر کے عالم ارواح سے اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھنے آتی ہے حالانکہ ہماری نظریں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن روح ہمیں دیکھتی ہے اور ہماری شادمانی اور مصیبت میں شریک ہوتی ہے۔ غرضکہ ہر مذہب کی تعلیمات سے ثابت ہے کہ روح غیر فانی ہے اور کبھی مٹ نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ کائنات کا انتظام درہم برہم ہو جائے لیکن روح کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ازل سے ہے اور تا ابد قائم رہے گی۔

(۲)

ایک رات کی بھیانک و خوفناک تاریکی میں جب ہوائیں سائیں سائیں کر رہی تھیں اور درندوں کی ہیبت ناک آوازیں بھی خاموش تھیں۔ چاروں طرف سناٹا ہی سناٹا تھا۔ ہاں کبھی کبھی فطرت مدہوش جاگ اٹھتی تھی اور قوم کی موجودہ تباہی اور حالت زار کو دیکھ کر سسکیاں بھر لیتی تھی۔ اس کی سرد آہوں اور سسکیوں نے عالم ارواح میں تلاطم برپا کر دیا۔ کائنات کے نالوں سے روحوں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ تمام روحوں نے متفق ہو کر بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ معلوم نہیں ہمارے عزیزوں اور دوستوں پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ فرشتہ درکنار، فطرت مدہوش تک آہیں بھر رہی ہے اور دنیا کی ہر شے اُن کی تکلیف سے متاثر ہے اور اُن کی حالت بے بسی پر رو رہی ہے۔ اے خداوند ہمیں اجازت دے کہ ہم اپنے رشتہ داروں کو دیکھیں۔

ایک غیبی آواز نے مگر صرف اسی قدر اجازت دی کہ روحیں دنیوی لوگوں کو دیکھیں اور ان کے حالات سے متاثر ہوں۔ لیکن دنیوی کاموں میں کچھ دخل نہ دیں۔ روحیں اس پیغام سے خوش ہو کر سجدہ میں گر پڑیں۔ اور پھر والہانہ انداز سے اُٹھکر اس دُنیا کی جانب چل پڑیں۔

(۳)

ہاں اُسی رات کو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ شہر کے باہر نورانی شعاعیں پھیل رہی ہیں اور اُن نورانی کرنوں سے ساری فضا جگمگ جگمگ ہو رہی ہے۔ یکایک یہ نورانی شعاعیں لرزنے لگیں اور لرزتے لرزتے قصبے کے محلّوں کی جانب متحرک ہوئیں جس محلہ میں یہ شعاعیں پہنچیں ایک حشر برپا ہو گیا۔ ہزاروں قسم کی آوازیں پیدا ہوئیں اور در و دیوار سے ٹکرا کر فضا میں گونجیں۔ جنہیں سننے والوں نے سُنا اور دل پر اثر لیا۔

(۴)

کبھی کبھی آوازیں پیدا ہوتیں۔ معلوم ہوتا گویا کسی کو مخاطب کر کے روحیں کچھ کہہ رہی ہیں۔ ایک محلہ میں آوازیں آئیں۔ کہ سونے والو جاگو۔ ہم تو اتنی دور سے تمہارے دیکھنے کے لئے آئے ہیں لیکن تمہیں کچھ خبر نہیں۔ تم دنیا و مافیہا سے بے خبر سو رہے ہو۔ یہ تو بتاؤ ہماری وہ عالیشان محل اور خوشنما مکانات کہاں گئے اور اُنکی بجائے یہ ویران اور غیر آباد کھنڈر کیوں ہیں۔ کیا ہماری دولت و ثروت جو ہم چھوڑ گئے تھے۔ برباد کر دی گئیں۔ اور کیا مکانات کی اینٹیں تک بکھری گئیں۔ جو یہ جگہیں ویران اور سنسان ہیں۔ اے قصبہ کے رہنے والو۔ آنکھیں کھولو۔ دیکھو ہم تمہارے کون ہیں اور ہم پاس کیوں کھڑے ہیں۔ تمہارے افلاس اور تمہاری غریبی نے ہمیں بیتاب کر دیا۔ اس لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ خدارا آنکھیں کھولو۔ بیدار ہو۔ ہم تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں ورنہ وقت آرہا ہے کہ کچھ دیر بعد ہم تم سے جدا ہو جائیں گے۔ تم سب کی سنتے ہو لیکن ہماری بھی کچھ سنو کہ

تمہارے کچھ کام آئے۔

جب ہم یہاں ہوتے تھے۔ ہم سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ہم سب سے زیادہ طاقتور تھے اور صبح کو ہمارے دروازوں پر نوبتیں بجا کرتی تھیں۔ ہاتھی جھومتے تھے اور رات کو رقص و سرود کی محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں۔ ہمارے سامنے سب سر جھکایا کرتے تھے۔ اور غرور و نخوت کے نشہ میں ہم کسی کی بات تک نہیں سنا کرتے تھے۔ اور دنیا کی بڑی جیسی بڑی طاقت کو بھی ہم خیال میں نہیں لایا کرتے تھے۔ آہ زندگی میں کبھی بھی موت کا خیال نہیں آیا۔ اور اگر کبھی آیا بھی تو سیکڑوں ہزاروں روپیہ بیکار صرف کر دیا۔ غیر مستحق لوگوں کو دیدیا۔ یا اس سے بھی زیادہ کیا کسی عزیز کی میت پر فاتحہ دلا کر ساری برادری کو جمع کر کے کھلا دیا۔ لیکن افسوس ہے ہیں بھولے سے بھی کبھی خیال نہیں آیا۔ کہ ہم لاوارث بیوہ عورتوں۔ یتیم بچوں اور غریب مفلوک الحال لوگوں کی امداد کرتے۔

جب کبھی ہمارے یہاں شادی بیاہ ہوتے۔ بڑے بڑے مالدار دوستوں اور سرمایہ دار عزیزوں کو مدعو کرتے۔ اور ہزاروں لاکھوں روپیہ ناچ و رنگ اور دعوتوں میں صرف کرتے۔ لیکن کبھی کسی غریب دوست یا عزیز کو ایک وقت کا کھانا بھی نہیں کھلاتے تھے۔ ہمارے پڑوسی شب و روز فاقہ سے پڑے رہتے تھے اور اُن کے بھوکے اور بلکتے ہوئے بچوں کو ہمارے بچے دُھتکارتے اور للکارتے تھے لیکن ہم سے کبھی یہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم اُن غریبوں کی مدد کریں۔ یا اپنے بچوں کو سمجھائیں بھی نہیں بلکہ اپنے غریب پڑوسیوں اور فاقہ زدہ رعایا کو بیگار میں پکڑتے اور ہنٹروں کے ذریعہ سے کام لیتے تھے۔ آہ جب موت کے آہنی پنجوں میں ہم گرفتار ہوئے ہیں ہماری زندگی کے کارنامے یاد آگئے۔ اب ہم اپنے سیاہ اعمالناموں کو دیکھکر پچھتاتے ہیں کہ خداوند بزرگ ہمیں پھر اس دنیا میں بھیجدے تاکہ ہم صلح و آشتی سے دنیا میں زندگی بسر کریں۔ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی

دوستو ہماری آواز سنو۔ افسوس اب یہ غیر ممکن ہے اور یہ اب کبھی نہیں ہو سکتا۔
اے رات کی تاریکی میں آرام کرنے والو۔ جاگو۔ اور اٹھ کر ہماری داستانِ
زندگی سے عبرت حاصل کرو۔ ورنہ ایک وقت آئے گا۔ ہماری طرح تم بھی
پچھتاؤ گے۔ شاید تم میں سے کسی کی آنکھ کھل گئی ہو۔ سن لے اور سب کو سنادے۔
جو تم مرنے کے بعد ہمارے اوقاف یا اپنے روپیہ سے ہمارے لئے خیرات کرتے ہو۔
جمعراتیں۔ چہلم اور برسی کرتے ہو۔ ان چیزوں کا کچھ بھی ثواب ہم تک نہیں
پہنچتا ہے۔ تم تو اپنی شہرت کے لئے روپیہ خرچ کرکے فاتحہ درود کے نام سے
اپنے عزیزوں اپنے دوستوں اور اپنی برادری کی دعوت کرتے ہو۔ اور
ہزاروں روپیہ بیکار ضائع کرتے ہو۔ اور پھر امید کرتے ہو کہ اس کا ثواب
ہمارے بزرگوں تک پہنچے۔ ہمارے پاس کچھ نہیں پہنچتا۔ ہمیں کچھ خوشی نہیں ہوتی۔
بلکہ ہمیں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور رنج پہنچتا ہے۔ یتیم بچوں۔ لاوارث
عورتوں اور غریب لوگوں کو کچھ دیتے نہیں۔ درسگاہوں کی کچھ مدد نہیں
کرتے۔ جہاں قوم کے بچے تعلیم پائیں۔ پھر ہمیں کیسے ثواب ملے۔ اور ہمارے
عذاب میں تخفیف ہو۔ ہم نے صرف تمہارے لئے روپیہ کمایا۔ جائداد
جمع کی۔ لیکن تم سے یہ نہیں ہوتا کہ ہماری روح کو جائز خیرات کرکے تسکین دو۔
آرام پہنچاؤ۔

اے ہماری جائدادوں اور مکانوں پر قبضہ کرنے والو۔ نیند سے اٹھ کر بے غیرتی
کی زندگی پر لات مارو۔ تم اس قدر بے غیرت۔ بے حمیت کیوں ہو گئے۔
ایسی بے حیائی کی زندگی کیوں اختیار کر لی ہے۔ جس کے گھر میں موت
ہو جاتی ہے۔ اس کے گھر کا کھانا کھاتے ہو۔ اس کے یہاں اپنی عورتیں بھیجکر
پان چھالیہ خرچ کرواتے ہو کیا تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں بھرلے۔

کیا تمہارا دل نہیں پسیجتا۔ ایک طرف جوان مرگ بیٹے کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اور اُس کے ضعیف والدین رو رہے ہیں۔ اُنکی کروٹ ٹوٹ گئی۔ ان کا گھر سنسان ہو گیا۔ ایسی حالت میں بھی وہ غریب مفلس قرض لیکر تمہاری حماقتوں کا انتظام کرتے ہیں۔ کفن و گور کے ساتھ ساتھ تمہارے لیے یخنی ہانڈیاں۔ حلوے۔ چپاتی۔ پلاؤ زردے اور پان چھالیہ کی فکر کرتے ہیں۔ بتاؤ تمہارے مذہب یا تمہارے قرآن یا تمہارے رسولِ برحق نے جن کے وسیلے سے دین و دنیا پیدا ہوئے ہیں کیا ان باتوں کی اجازت دی ہے۔ اگر اجازت نہیں دی ہے تو پھر بیکار باتیں مذہب میں۔ قوم میں کیوں پیدا کرتے ہو۔ وجہ معلوم ہے کہ تمہارے پاؤں میں رسم و رواج کی بیڑیاں پڑی ہیں اور غیر اقوام کا اثر پڑ گیا ہے۔

خدا کے لیے جاگو اور اس قسم کے رسم و رواج کو برباد کر کے قوم کی اصلاح کرو۔ اگر تمہارے پاس روپیہ موجود ہے۔ تو خوب جائز خیرات کرو۔ یتیموں۔ بیواؤں مدرسوں اور غریبوں کی مدد کرو۔ اسکا ثواب ہمارے پاس پہنچتا ہے۔ اگر تمہارے پاس روپیہ موجود نہیں۔ قرض مت لو۔ اور نہ کسی کو لینے دو۔ کلام پاک اور درود شریف پڑھ پڑھ کے ثواب پہنچاؤ۔ جب تمہارے پڑوس میں یا تمہارے کسی عزیز کے یہاں موت ہو جائے۔ تو کبھی اُس کے اوپر بوجھ نہ ڈالو۔ اُسکی مدد کرو۔ آپس میں ملکر اُس کے یہاں تین روز تک کھانے کا انتظام کرو۔ لیکن یاد رکھو کبھی قرضہ لیکر تکفین و تدفین اور فاتحہ نہ کرو۔ اس سے تم برباد ہوتے ہو اور ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ ہم مضطرب اور بے چین ہوتے ہیں۔

(۵)

ان روحوں کی درد بھری آوازیں جو سنار نے سُنیں۔ اُس کے دل مانند پڑ گئے۔ اور بکتا پھوڑ کے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ رات کی ڈراؤنی اندھیری ان

دردناک پکاروں کی [illegible] تاب نہ لاسکی۔ ہر جاندار کے دل روحوں کے نالوں سے لرز گئے۔ چرندوں اور پرندوں سے چیختا اور کتوں نے رونا شروع کیا۔ رات کی تاریکی کافور ہونے لگی اس لئے نورانی شمعیں بھی لرزتی ہوئی اور دنیا کی باتوں کو دنیا میں چھوڑتی ہوئی عالم ارواح کی جانب روانہ ہوگئیں۔

(ختم)

اے توحید کے ماننے والو! اے پیارے رسول کی حرمت و عزت پر مرنے والو! حبیب روحوں کو غیر فانی مانتے ہو۔ اور سمجھتے ہو کہ روحیں کبھی فنا نہیں ہوتی ہیں تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ہمارے رنج و خوشی سے متاثر ہوتی ہیں اور ہمارے درد۔ دکھ کو دیکھنے کے لئے عالم ارواح سے یہاں آتی ہیں۔

ہم کیوں ایسے بیجا رسم و رواج سے جنہیں مذہب نے ضروری قرار نہیں دیا ہے اپنے بزرگوں کی ارواح پاک کو بے چین کرتے ہیں۔ بیتاب کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے رسول برحق حبیب پاک شافع محشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم پر عمل کرکے ان بیکار رسم و رواج کو جن کی وجہ سے قوم برباد ہو رہی ہے بند کریں اور قرآن پاک پر عامل ہوتے ہوئے دنیا میں ترقی کریں اور اپنے بزرگوں کو خوش کرکے عقبےٰ میں سرخرو ہوں۔